پنساری اور طوطے کے تیل گرانے کی کہانی

ایک پنساری تھا اور اس کا ایک خوبصورت اور خوشگو طوطا تھا، جو اُس کی غیر موجودگی میں دُکان کی حفاظت کرتا اور گاہکوں سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا تھا۔ ایک دن پنساری گھر گیا تھا اور یہ دُکان پر اکیلا تھا کہ ایک بلّی نے ایک چوہے کی خاطر چھلانگ لگائی تو اس نے بھی اپنی جان کے خوف سے بھاگنے کے لئے چھلانگ لگائی، اس سے وہ تیل کی بوتلوں سے ٹکرا گیا جس سے بوتلیں گر گئیں اور ان سے تیل بہہ گیا۔

اتنے میں پنساری گھر سے آیا، دیکھا کہ دُکان میں تیل گرا ہوا ہے تو اس نے طوطے کے سر پر دے مارا تو اس سے اس کا سر گنجا ہوگیا۔ اس سے طوطے نے بولنا بند کردیا اور پنساری کی بہت کوششوں کے باوجود نہیں بولا۔

تین دن کے بعد پنساری دُکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں سے ایک گنجا قلندر گزرا۔ گنجے قلندر کو دیکھ کر طوطے نے چیخ کر کہا: ’’اے گنجے! کس سبب سے تو گنجوں میں شامل ہوا؟ شاید تو نے بھی بوتلوں سے تیل گرایا ہوگا۔‘‘ طوطے کے اس قیاس سے لوگوں کو ہنسی آئی کہ اس نے گنجا ہونے کی مشابہت کی وجہ سے قلندر کو اپنا جیسا سمجھا حالانکہ ایک انسان اور ایک پرندے میں زمین آسمان کا فرق پایا جاتا ہے۔

اس تمثیلی کہانی میں مولای رومی لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں کہ جس طرح طوطے نے اپنے اور قلندر کے گنجا ہونے کی ایک صفت کو دیکھ کر قلندر کو اپنا جیسا سمجھا، اسی طرح دنیا کے بہت سے لوگ انبیا، اولیا، اور عارفانِ حق کو جسمانی شکل و شباہت اور کھانے پینے کی صفات کو دیکھ اپنے جیسے سمجھتے ہیں۔ اس خطرے سے حقیقت کی تلاش کرنے والوں کو بچانے کے لئے آپ نے کئی مثالوں سے ثابت کر دکھایا ہے کہ ظاہر اور باطن میں کتنا فرق ہے۔ انسانوں میں جو فرق پایا جاتا ہے وہ ظاہر کی وجہ سے نہیں بلکہ باطن کی وجہ سے ہے جس کی کئی مثالیں یہاں پر دی گئی ہیں۔ اس فرق کو سمجھنے

کے لئے کم سے کم علم الیقین کی روشنی کی سخت ضرورت ہے۔ مثالیں اشعار کی صورت میں ملاحظہ ہوں:

ے کارِ پاکان را قیاس از خود مگیر + گرچہ ماند در نبشتن شیر وشیر

پاک لوگوں کے کام کو اپنے پر قیاس نہ کرو اگرچہ شیر اور شِیر (دودھ) لکھنے میں ایک جیسے لگتے ہیں۔

ے جملہ عالم زین سبب گمراہ شد + کم کسی ز ابدالِ حق آگاہ شد

اس وجہ سے تمام جہان گمراہ ہوگیا اور بہت کم لوگ خدا کے ابدال (یعنی اولیا) سے آگاہ ہوئے۔

ے ہَمسری با انبیا برداشتند + اولیارا ہمچو خود پِنداشتند

انہوں نے انبیا کے ساتھ برابری کی اور اولیا کو اپنا جیسا سمجھا۔

ے گفتہ اِینَک مابشرایشان بشر + ما وایشان بستۂ خوابیم و خور

انہوں نے کہا دیکھو ہم بھی بشر ہیں اور یہ بھی بشر، ہم اور یہ دونوں سونے اور کھانے سے بندھے ہوئے ہیں۔

اس شعر میں ان آیات کی طرف اشارہ ہے: ''اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۔'' یعنی نہیں ہو تم سوائے ہمارے جیسے بشر (۱۴:۱۰)، اور: ''مَالِ هٰذَا الرَّسُوۡلِ یَاۡکُلُ الطَّعَامَ وَیَمۡشِیۡ فِی الۡاَسۡوَاقِ ۔'' یعنی یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے (۲۵:۷)۔

ے این ندانستند ایشان از عَمَیٰ + ہست فرقی درمیان بے مُنتہیٰ

[مگر] انہوں نے اپنی کور باطنی (باطنی اندھاپن) سے یہ نہ سمجھا کہ دونوں [گروہوں] میں بہت بڑا فرق ہے۔

ے ہردو گون زنبور خور دند از محل + لیک شد زان نیش و زین دیگر عسل

دونوں قسم کی زنبوروں (یعنی بھڑ اور شہد کی مکھی) نے ایک ہی جگہ سے کھایا لیکن اِس سے ڈنگ پیداہوا اور اُس سے شہد۔

ے ہر دو گون آہو گیاہ خوردند و آب + زین یکی سَر گین شد و زان مُشکِ ناب

دونوں قسم کے ہرنوں نے گھاس چری اور پانی پیا، لیکن اس سے میگنیاں بن گئیں اور اُس سے

خالص کستوری۔

ے هر دو نے خوردند از یک آبخور + این یکی خالی و آن پُر از شکر

دونوں [قسم کے] نے نے ایک ہی گھاٹ سے پانی پیا، لیکن یہ ایک خالی ہے اور وہ دوسری شکر سے بھری ہوئی۔

ے صد هزار ین این چنین اَشباه بین + فرقشان هفتاد ساله راه بین

اس قسم کی لاکھوں مثالیں دیکھو [گے] جن میں ستر برس کی راہ کا فرق پاؤ [گے]

ے این خورد گردد پلیدی زوجدا + آن خورد گردد همه نورِ خدا

یہ کھاتا ہے تو اس سے پلیدی نکلتی ہے اور وہ کھاتا ہے تو سب کا سب خدا کا نور بن جاتا ہے۔

مرکزِ علم و حکمت، لندن